السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حج یا عمرہ کرنے والا حجر اسود کو چومنے کا بڑا اہتمام کرتا ہے، اس میں کیا حکمت ہے؟ آیا قرآن وحدیث میں کوئی حکمت بیان ہوئی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ انعام کی بجا آوری میں یہی حکمت کافی ہے کہ ہمارے آقا اور خالق کائنات نے یہ کام کرنے کا حکم دیا ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت فرمایا تھا: ''مجھے اچھی طرح معلوم ہے کہ تو ایک پتھر ہے اور میرے لئے کسی قسم کے نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہے، اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔''[1]

ہمارے لئے تو یہ حکمت کافی ہے کہ اسے بوسہ دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، اس کے علاوہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے دن یہ حجر اسود اس طرح آئے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے یہ دیکھے گا اور زبان بھی ہوگی جس کے ذریعے بول کر ایسے شخص کے لئے گواہی دے گا جس نے حق کے ساتھ اس کا بوسہ لیا ہوگا۔''[2]

لہٰذا آرام و سکون اور محبت و چاہت کے ساتھ حجر اسود کا بوسہ لینا چاہیے۔ اس سلسلہ میں دھکم پیل سے کام نہ لیا جائے، اگر بوسہ نہ لیا جائے تو ہاتھ لگا کر اسے چوم لیا جائے، اگر ہاتھ بھی نہ لگ سکے تو دور سے اشارہ کرنے کی صورت میں ہاتھ کو چومنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] صحیح البخاري، الحج: ۱۵۹۷۔

[2] مسند أحمد ص ۲۴۷ ج ۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:213

محدث فتویٰ